www.KitaboSunnat.com

دار الافتاء

عزیز زبیدی۔ واربرٹن

استفتا

میّت کے ناخن یا مونچھیں اگر بڑھ گئی ہوں ۔ زوجین کا ایک دوسرے کو غسل دینا

۱۔ ایک لمبا بیمار مرجاتا ہے، اس کی حجامت بنانے والی ہوتی ہے، یونہی دیکھا جائے تو اس کی شکل اور ڈراؤنی لگتی ہے، اگر اس کے لب وغیرہ درست کر دیے جائیں تو کیا جائز ہے؟

۲۔ خاوند یا بیوی میں سے کوئی مرجائے تو کیا وہ ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں، ایک صاحب اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ صحیح کیا ہے؟

الجواب

میت کے ناخن وغیرہ۔ میت گو اب دنیا کے تکلفات اور ریت پریت سے دور چلی گئی ہے اور بہت دور، تاہم ہمیں حکم ہے کہ اسے انسان سمجھیں اور اس کے ساتھ شائستہ، باوقار اور شایانِ شان معاملہ کریں، مثلاً یہ کہ اس کو نہلا کر خوشبو لگائی جائے، کفن سفید اور ستھرا دیا جائے، اس کو اچھے نام سے یاد کیا جائے، اس کی قبر پر نہ بیٹھا جائے، اس کی آنکھیں بند کر دی جائیں وغیرہ وغیرہ ـــــ ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اب بھی اس کی شکل وصورت اور صفائی کا خیال رکھا جائے تو کوئی مضائقہ کی بات نہیں ہے بلکہ بہتر ہے۔

حضرت زینب (حضور کی صاحبزادی) کا انتقال ہوا تو ان کے بالوں کو کنگھی کی گئی۔

ان ام عطیۃ قالت مشطناها ثلثۃ قرون (بخاری ص ۱۶۷/۱)

ولمسلم من روایۃ ایوب عن حفصۃ عن ام عطیۃ: مشطناها ثلثۃ قرون ....

وفیہ حجۃ للشافعی ومن وافقہ علی استحباب تسریح الشعر (فتح الباری ص ۱۳۳/۳) وفی روایۃ مشطتها ثلثۃ قرون (ابن ابی شیبۃ ص ۲۵۲/۳ ورواہ ایضاً ابن ماجہ والنسائی وغیرهما)

حضرت حسن کا ارشاد ہے کہ میت کے ناخن کاٹے جائیں۔

عن منصور عن الحسن قال تقلم اظفار المیت (مصنف ابن ابی شیبۃ ص ۲۴۷/۳)

۲۸ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف عبدالرزاق کے الفاظ یہ ہیں۔

عن معمر عن الحسن فی شعر عانة المیت ان کان وافرا وقال یوخذ منہ (محلی لابن حزم ص ۱۸۲/۵)

ابوالملیح الہذلی نے وصیت کی تھی کہ جب ان کا انتقال ہو تو اس کے ناخن اور بال کاٹے جائیں۔

اوصاهم فقال اذا مات ان یاخذوا من شعره واظفاره (مصنف ص ۲۴۷/۳)

ابوالملیح ہذلی حضرت اسامہ بن عمیر (والد) حضرت انس اور حضرت عائشہ کے شاگرد ہیں۔
۹۸ھ میں وفات پائی ہے (خلاصہ ص ۲۹۶)

حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر کے شاگرد حضرت بکر بن عبداللہ المزنی (اعدا الاعلام)
کا یہ دستور تھا کہ جب کسی میت کے بال اور ناخن بڑھے ہوتے تو وہ انھیں کاٹ دیتے۔

عن حمید عن بکر انه کان اذا رای من المیت شیئاً فاحشا من شعر وظفر اخذه
قلمه (مصنف ابن ابی شیبة ص ۲۴۷/۳)

اگر میت کے زیر ناف کے بال بھی بڑھے ہوتے تو حضرت سعد بن ابی وقاص استرا منگوا کر اسے
مونڈ دیتے تھے۔

عن ابی قلابة ان سعدا غسل میتا فدعا بموسی فحلقه (ایضا)

مصنف عبدالرزاق میں اس کی تصریح آئی ہے کہ: یہ سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص ہیں۔
(ملاحظہ ہو محلی ص ۱۸۲/۵)

حضرت حفصہؓ کنگھی کرنے کو فرماتی تھیں۔

انها قالت سرحوا شعر المیت فانه یجعل معه (مصنف ص ۲۴۸/۳)

امام ابن حزم فرماتے ہیں کہ اس کا تعلق فطرت سے ہے، اس لیے فطرت کی صورت میں اسے
رب کے پاس بھیجا جائے۔

وصح بان کل ذلک من الفطرة فلا یجوز ان یجهز الی ربه تعالی الا علی الفطرة
التی مات علیها (محلی ص ۱۸۱/۵)

نیز لکھتے ہیں کہ اس کے جو مخالف ہیں، وہ ایسے صحابی کی مخالفت کو عظیم جرم تصور کرتے ہیں جن
کا کوئی مخالف نہ ہو۔ یہاں بھی یہی بات ہے کہ حضرت سعد کا کوئی بھی مخالف نہیں ہے: گویا کہ یہ اجماع
سکوتی ہے۔

وهم یعظمون مخالفة الصاحب الذی لا یعرف له مخالف من الصحابة رضی اللہ عنهم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ